سوال

(580)اونٹ گائے سے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا گائے یا اونٹ سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟۔ قربانی میں گائے کے سات اوراونٹ کے دس حصے ہوتے ہیں۔ عقیقہ میں گائے یا اونٹ کی کیا صورت ہوگی؟(عبدالرشید)(۲۴ نومبر ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہل علم کا اختلاف ہے۔جمہور اہل علم جواز کے قائل ہیں۔(فتح الباری(۹/۵۹۳) میں بحوالہ ''طبرانی'' اور ''ابوالشیخ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

'یُعَقُّ عَنهُ مِنَ الاِبِلِ وَالبَقَرِ وَالغَنَمِ'

''یعنی لڑکے کی طرف سے اونٹ، گائے، بکری کا عقیقہ کیا جائے۔''

لیکن کسی حدیث میں حصوں کی تصریح نہیں۔ اسی بناء پر اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ پورے اونٹ اور گائے کے قائل ہیں اور امام رافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے قربانی کی طرح اس میں بھی سات حصے ہوسکتے ہیں۔ اونٹ میں دس کا بھی جواز بیان کیا گیا ہے۔ شاید انھوں نے عقیقہ کو قربانی پر قیاس کیا ہو۔ لیکن اونٹ کی قربانی میں دس کی شراکت بذاتِ خود مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ پس دلائل کے اعتبار سے راجح مسلک یہ ہے کہ بکری یا ایک ینڈھا عقیقہ کیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

'عَنِ الغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ، وَعَنِ الجَارِیَةِ شَاةٌ' سنن ابن ماجه، بَابُ العَقِیقَةِ، رقم:۳۱۶۲، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِی العَقِیقَةِ، رقم:۱۵۱۳)

اونٹ اور گائے کے جواز والی بالا روایت سخت ضعیف اور ناقابلِ حجت ہے۔ بلکہ علامہ البانی نے ''الارواء'' (۴/۳۹۳) میں اس کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی خاموشی پر تعجب کا اظہار کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اونٹ کے عقیقہ کا سختی سے انکار کیا ہے۔ اور بطورِ استدلال حدیث 'عَنِ الغُلَامِ شَاتَانِ' پیش کی ہے۔ (رواہ الطحاوی والبیهقی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی](#)

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:435

محدث فتویٰ